82338 ـ ميك اپ اور كاسٹميكس كى تجارت كا حكم

سوال

كيا كاسٹميكس اور دوسرى ميك اپ كى اشياء كى تجارت كرنى جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ميك اپ كى اشياء كا استعمال عورتوں كے ہاں اگر نہ ہو تو وہ اس كے استعمال كے بغير بہت زيادہ خوبصورت لگيں، ليكن ايك عقلمند عورت كو اگر يہ علم ہو جائے كہ ان اشياء كے استعمال سے اسے نقصان اور ضرر ہو سكتا ہے تو وہ كبھى بھى يہ اشياء استعمال نہ كرے.

ميڈيكل رپورٹوں سے يہ واضح ہو چكا ہے كہ ميك اپ اور زيبائش كى يہ اشياء بہت سارى بيماريوں اور امراض كا باعث بنتى ہيں:

ان بيماريوں اور امراض ميں چہرہ كے زخم، اور ان اشياء كے مستقل استعمال سے جسم ميں الرجى پيدا ہوتى ہے، اور بہت سے ايسے نقصانات ہيں جو ان اشياء كے مستقل استعمال سے تاثير كى شكل ميں ظاہر ہوتے ہيں، مثلا جسم اور اعضاء ميں سرخى پن، اور ورم كا پيدا ہونا اور جلد كا پھٹنا.

سوال نمبر (26799) كے جواب ميں ہم نے لپ اسٹك كے متعلق كچھ ڈاكٹر حضرات كى كلام بيان كى ہے كہ:

" لپ اسٹك كے استعمال سے ہونٹوں ميں ورم پيدا ہو جاتى ہے، يا پھر ہونٹوں كى نرم اور باريك جلد خشك ہو كر پھٹ جاتى ہے، كيونكہ اس كے استعمال سے ہونٹوں كو محفوظ ركھنے والى بارك جلد زائل ہو جاتى ہے "

اس ڈاكٹر نے جو كچھ كہا وہ تو اپنى جگہ، ليكن ہم شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كا ميك اپ كى اشياء كے متعلق سوال نمبر (26861) كے جواب ميں ان كا تفصيلى قول نقل كيا ہے:

اس ميں تفصيل ہے:

اگر تو اس سے خوبصورتى حاصل ہوتى ہے اور وہ چہرے كو كوئى ضرر اور نقصان نہ دے، اور نہ ہى كسى نقصان كا سبب اور باعث بنے تو پھر اس ميں كوئى گناہ اور حرج نہيں.

لیکن اگر وہ نقصان کا باعث اور سبب بنے مثلا چہرے وغیرہ کی کوئی جگہ سیاہ ہو جائے، اس میں دوسرے نقصانات پیدا ہوں تو پھر نقصان کی بنا پر اس کا استعمال ممنوع ہو گا "

اور سوال نمبر (26799) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا بھی اس جیسا قول بیان ہوا ہے.

یہ میک اپ کی اشیاء میں اکثر اشیاء حرام چیزوں اور مواد پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلا نجاست، اور الکحل، یا ماں کے پیٹ میں موجو بچہ، اور یورپ میں تو میک اپ کا سامان تیار کرنے کے لیے حمل میں بچے کو جان بوجھ کر قتل کیا جاتا ہے.

ان ایام میں عورتوں کی حالت کو دیکھنے والا شخص یہ معلوم کر سکتا ہے کہ دشمنان اسلام اپنی یہ بری اور غلط اشیاء مسلمان عورتوں کو فروخت کرنے میں کتنے کامیاب رہے ہیں، اور جب میک اپ سامان کی خریداری رپورٹ کو دیکھا جائے تو اس معاملہ کے خطرناک ہونے کے لیے صرف یہی کافی ہے:

(1997) کے سال صرف خلیج کی عورتوں نے صرف عطر اور پرفیومز کی خریداری پر تین ملیار ریال صرف کیے، اور بالوں کی رنگنے کے لیے پندرہ ملین ریال، اور لپ اسٹک کی خریداری چھ سو ٹن سے بھی زیادہ ہوئی، اور نیل پالش کی خریداری پچاس ٹن سے بھی زیادہ تھی، یہ تو صرف خلیجی ممالک کی ایک برس کی رپورٹ ہے.

اور اگر ہم پوری زمین پر سب مسلمان عورتوں کا حساب اور تخمینہ لگائیں تو پھر کتنی رقم بنے گی ؟!

اور اگر ہم اس وقت اس کا سروے کریں تو پھر کیا حالت اور کتی رقم ہو گی ؟!

ہاں یہ ممکن ہے کہ طبعی اور نیچرل مواد سے تیار کردہ اشیاء کا استعمال کر کے اس نقصان اور ضرر سے بچا جا سکتا ہے، اور پھر صرف خاوند کے لیے کسی مباح اور جائز چیز سے بناؤ سنگھار کرنا جائز ہے، جس کے کوئی نقصان نہ ہوں.

یہاں ایک چیز پر متنبہ رہنا چاہیے کہ: میک اپ کی ان اشیاء کا اگر عورت کے لیے استعمال مباح بھی کر دیا جائے تو اس کی تجارت اور فروخت کا حکم مختلف ہوگا، کیونکہ اکثر طور پر یہ اشیاء خریدنے والی عورتیں فاحشہ اور بے پرد قسم کی ہوتی ہیں، جو اسے حرام میں استعمال کرتی ہیں کہ وہ بازاروں اور سڑکوں پر بناؤ سنگھار کر کے غیر محرم مردوں کے سامنے گھومتی ہیں، اور وسائل کو مقاصد کے احکام دیے جاتے ہیں.

اور جس شخص نے بھی ان عورتوں کا ان اشیاء کے استعمال میں تعاون کیا، چاہے وہ تعاون یہ اشیاء تیار کرنے کی صورت میں ہو، یا پھر باہر سے منگوا کر ہو یا فروخت کرنے کی صورت میں تو اس نے اس برائی کو پھیلانے میں تعاون کیا، اور وہ اس نقصان کو عام کرنے کا باعث بنا لہذا وہ اس کے گناہ اور فعل میں شریک ہے.

الله سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدۃ (2).

تو اس لیے جب بناؤ سنگھار اور میك اپ کی یہ اشیاء نقصانات اور ضرر سے خالی ہوں اور فروخت بھی اسے کی جائیں جو یقینا یا گمان غالب میں اس کا مباح اور جائز استعمال کرے اس کے لیے یہ اشیاء خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہو گا، وگرنہ اس کی خرید و فروخت حرام ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (41052) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .